ریاضُ القدس

مؤلفہ:

آقائی صدرالدین قزوینی

ولی العصر ٹرسٹ

جلد اول

تہذیب الاسلام
ترجمہ حلیۃ المتقین
آفسٹ ۲۰۰/- ، عام کاغذ ۱۵۰/-

تحفۃ العوام
مقبول جدید
ازمولانا منظور حسین نقوی ۱۶۵/-

تحفہ نماز جعفریہ
جدید
ازمولانا زوار حسین ہمدانی فاضل عراق ۸۰/-

جزیرۂ خضرا
از آقائے ناجی النجار
مکمل حالات مثلث برمودا ۱۱۰/-

تعقیبات نماز پنجگانہ
مؤلفہ آغا نثار احمد مرحوم
بانی ادارہ افتخار بکڈپو ۵۰/-

وظائف مقبول
رنگین عکسی
مع اوراد مقبول ۵۵/-

حضرت علی علیہ السلام کی جنگیں ۵۰/-
از سید مہدی شمس الدین

تسبیح زہرہ سلام اللہ علیہا کی فضیلتیں ۲۵/-
از علی رضا رجالی تہرانی

ریاض القدس

جلد اول

مؤلف

آقائی صدر الدین واعظ القزوینی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی مرحوم

پیش کش

سید محمد شبیر عباس بخاری مرحوم

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

انتساب

میں اپنی اس محنت کو اس امّ السّادات کے نام سے منسوب کرتا ہوں جن کے تسبیح گزار ہاتھ چکی پیستے پیستے رنگین ہو جاتے تھے اور جس کی خاموش آہوں سے آج بھی عرشِ الٰہی لرز لرز جاتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ رسول اعظم کی اکلوتی بیٹی میری اس پیشکش کو دامن قبولیت میں جگہ عنایت فرمائیں گے۔

نام کتاب ـــ ریاض القدس جلد اوّل
طابع ـــ سیّد محمد شبیر عباس بخاری
سال طبع ـــ جون ۱۹۸۹ء
بار اوّل ـــ ایک ہزار
بار دوم ـــ جون ۱۹۹۳ء
ناشر ـــ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ
مطبع ـــ ٹیک پرنٹرز لاہور
بار سوم ـــ جون ۱۹۹۷ء
تعداد ـــ ۲۵۰

ـــ اسٹاکسٹ ـــ

۱۔ ۹ شیر شاہ بلاک۔ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
۲۔ افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ۔ لاہور
۳۔ مکتبہ ولی العصر۔ ایچ بلاک۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

• اگر چہار جوئے شربت است قطرہ از حیاض دل است | حوض کی جمع ہے۔

غرض کہ دلِ منزل گاہ اسرار الہیہ ہے مقام و منزلِ معرفت خدا دل مومن ہے دل وہ پاک زمین ہے کہ جس میں مودۃ اہلبیت طاہرین جلوہ فگن ہے۔ دل مومن مزار اقدس معصومینؑ ہے یہ تمام تعریفیں دل حضرت امام حسینؑ کے لیے موزوں ہیں کیونکہ آپ کا دل مبارک باوصف ہمہ خوبیاں روز عاشورا محرم، پیاس میں تڑپ رہا تھا۔ عزیزوں اور اصحاب و انصار کے داغ مفارقت سے چھلنی ہو رہا تھا۔

حر بن یزید ریاحی کا اپنے لشکر کے ساتھ امام حسینؑ کے نزدیک پہنچنا

اب ہم اپنے سابق عنوان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حضرت شیخ مفیدؒ نے کتاب الارشاد میں فرمایا ہے کہ جب حضرت سبط رسول امام حسین علیہ السلام منزل رہیمیہ پر پہنچے اور خیمہ زن ہوئے تو ابن زیاد ملعون کو اس کے جاسوسوں نے خبر دی کہ اب حضرت امام کوفہ کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت تک ابن زیاد کو یہ علم تھا کہ آنحضرتؑ مکہ سے سفر عراق اختیار کر چکے ہیں اس نے حصین بن نمیر کو ایک لشکر عظیم کے ساتھ سر براہ مدینہ متعین کیا تھا تاکہ سرحدوں کی حفاظت ہو سکے خصوصاً قادسیہ سے تاحفان واز قطقطانیہ تا قادسیہ اس گروہ کے زیر نگرانی تھے کہ کوئی شخص ان کی اجازت کے بغیر کوفہ میں داخل نہ ہو سکے اور نہ ہی کوئی کوفہ سے باہر نکل سکے روضۃ الشہداء میں ہے کہ ابن زیاد نے مکہ کی طرف بھی اپنے جاسوس بھیجے تھے۔ کہ وہ لوگ حضرت

کے احوال کا جائزہ لیں اور ابن زیاد کو مطلع کریں۔ اور جب کہ امام حسین علیہ السلام منزل رہیمیہ سے روانہ ہونے والے تھے کہ ابن زیاد کو خبر ہو گئی اور اس ملعون نے حر بن یزید ریاحی کی سرکردگی میں ایک ہزار سوار جری کا لشکر روانہ کیا۔ کہ حضرت امام حسینؑ کے لشکر کے ساتھ ساتھ رہے ان سے جدا نہ ہو اس وقت تک کہ جب تک حضرت کوفہ • وارد ہوں۔ چنانچہ حُر ریاحی ابن سپاہ کے ساتھ صحرا کے راستہ پر آگیا اور جستجو کر رہا تھا کہ لشکر امام حسینؑ مل جائے۔ ادھر یہ ہوا کہ ایک شخص نبی عکرمہ سے امام حسینؑ کو ملا۔ آپ نے اس سے احوال کوفہ دریافت کیا اس نے کہا کہ ابن زیاد نے راستوں اور صحراؤں میں لشکر بھیج رکھے ہیں جو آپ کی جستجو میں ہیں اس شخص نے بتلایا کہ قادسیہ، عذیب الہجانات، اور اس سے خفان، اور قادسیہ سے قطقطانیہ اور سرراہ واقصہ راہ شام سرراہ بصرہ، تمام جگہ سپاہ یعنی فوج مقرر کر دی گئی ہے اور بغیر اجازت نہ کوئی کوفہ میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ کوفہ سے باہر نکل سکتا ہے۔ آپ الحرمِ محترم رسول خدا پہنچا دیجئے۔ کوفہ آپ کے قتل پر آمادہ ہیں۔ امام حسینؑ نے اس کی باتیں سن کر فرمایا اے شخص خدا تم کو جزائے خیر دے اور فرمایا کہ حسینؑ جہاں بھی جائے گا تیر و تلوار موجود ہوں گے۔ جو امور مقدر ہو چکے ہیں وہ ہو کر رہیں گے۔

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مکالمہ حرؑ

جب یہ خبر ابن زیاد ملعون کو معلوم ہوئی کہ حضرت امام حسینؑ کوفہ تشریف لا رہے ہیں تو اس نے حر ریاحی کو ایک ہزار سوار کا سالار بنا کر حضرت کی راہ روکنے کے لیے مامور کیا الشیخ صدوقؒ کہتے ہیں کہ حرؒ اپنی منزل سے نکلا ہی تھا کہ بقول خبر ابن نما حرؒ نے ایک ندا سنی

یعنی آواز آئی کہ اے حرؑ تجھے خیر کی بشارت دی جاتی ہے۔ یہ آواز تین مرتبہ آئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا عقب میں دیکھا مگر کوئی ندا دینے والا نظر نہیں آیا۔ از خود کہنے لگا اے حرؑ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو فرزند حسینؑ کے قتل کے لیے جا رہا ہے اور یہ بشارت بہشت ہے آخر یہ کیسی بشارت ہے اور کیوں ہے۔؟ بہرحال اپنے لشکر سمیت روانہ ہوا اور منزل قادسیہ سے تین میل آگے بڑھا تھا کہ اس نے دیکھا کہ سلطان دین حضرت امام حسینؑ مع اپنے ساتھیوں کے فروکش ہیں اور آپ کے اہل حرم آپ کے ساتھ ہیں۔ جناب حرؑ مشرف بار زیارت امام حسین ہوئے اور عرض کیا یابن رسول اللہ این تو ید این تذ ھب یعنی اے فرزند رسول خدا کہاں کا ارادہ ہے فرمایا کہ "الکوفہ" اس نے کہا کہ میں آپ پر قربان ارجع ارجع الی مکانک کہ اے امام عالی مقام آپ واپس تشریف لے جائیں کہ جہاں سے آپ آئے ہیں میری یہی رائے ہے جو صلاح و نیکی پر مبنی ہے۔ کیونکہ عمر بن سعد کی سرکردگی میں ابن زیاد نے چار ہزار کا لشکر روانہ کر دیا ہے جو آپ کی طرف آرہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سختی کرے۔ آپ کو گرفتار کر دے اور جیسا کہ جناب مسلم بن عقیل کو قتل کیا ہے۔ آپ کو بھی قتل کرے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ میں اپنے اہل و عیال اور اپنے رفقاء و اعزا کو لے کر اب اس عجلت کہاں جاؤں۔ یہ تو سخت دشوار بات ہے۔ حرؑ نے کہا اے مولیٰ یہ وسط راہ ہے بہتر یہی ہے کہ کوفہ کا رخ نہ کریں ورنہ مجھے ابن زیاد نے جس کام کے لیے بھیجا ہے۔ میں اس پر عمل کروں گا۔ اور پھر حضرت کو مزید دشواری ہو گی۔ حضرت امام حسینؑ اس کے اس کلام کو سن کر خموش ہو گئے اور اس مقام سے آپ نے کوفہ کی راہ کی بجائے صحرا کا رخ اختیار کیا اس وقت اہل حرم کا یہ حال تھا کہ محملوں میں سہمے جا رہے تھے۔ شیخ مفیدؒ نے اس

مقام پر یہ فرمایا ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے یہ اراہ اختیار کی کہ جو منظور رب ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اسی دوران عمر بن سعد کا لشکر جو چار ہزار سواروں و پیادوں پر مشتمل تھا پہنچ گیا۔ کتاب تنزیہ الانبیاء میں مسطور ہے کہ جب حر ریاحی نے حاکم کوفہ ابن زیاد ملعون کے حکم کے تحت امام حسین علیہ السلام کا راستہ روکا کہ نہ تو حضرت کوفہ جا سکیں اور نہ ہی مدینہ واپس ہو سکیں۔ اور اگر آپ کوفہ کا ارادہ کریں تو بیعت یزید کرنا لازم واجب ہوتا ہے چنانچہ امام حسین علیہ السلام کے پیش نظر صرف شام کا راستہ کھلا ہوا تھا۔ جیسا کہ روایت ہے۔ فلما راٰی صلوات اللہ علیہ انہ لا سبیل لہ الی العود ولا الی دخولہ الکوفۃ سلک الطریق الشام نحو یزید بن معاویۃ لعلمہ علیہ السلام بانہ علی مابہ ارف بہ من ابن زیاد۔

یعنی کہ جب امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ راہ مدینہ و راہ کوفہ دونوں مسدود ہیں تو آپ کے پیش نظر صرف شام کی راہ تھی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ ابن زیاد ملعون کی بہ نسبت یزید یعنی پھر بھی زیادہ مہربانی سے پیش آسکتا ہے۔ آپ نے اس خیال میں راہ شام اختیار کرنا چاہتی کہ قدم علیہ عمر بن سعد فی العسکر العظیم کہ عمر بن سعد ملعون اپنے عظیم لشکر کے ساتھ حضرت امام حسینؑ کے نزدیک پہنچ گیا۔ اور سخت گیری سے کام لیا۔ اور حضرت امام حسینؑ کی معاذ اللہ خفت اٹھانا پڑی عمر بن سعد ملعون، اپنے لشکر جرار سمیت پہنچ گیا۔ اور آپ کے ساتھ ذلت و خواری کے ساتھ پیش آیا اے گروہ مومنین یہ خون کے آنسو بہانے کا مقام ہے کہ امام حسینؑ ناچاری کے عالم میں شام گئے کہ یزید ملعون سے ملیں۔ لیکن آپ نے ابن زیاد بے حیا کی صورت دیکھنا پسند نہ کی۔ لیکن اے فلک رفتار۔ امام حسینؑ کا سر بریدہ کجا اور دربار ابن زیاد

میں کھڑے ہوئے۔

کتاب ریاض میں علامہ مرتاض کتاب مناقب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص راشناسی کہتا ہے کہ میں مکہ سے ہمرکاب حضرت امام حسینؑ تھا میں نے اثنائے راہ میں کرامات و معجزات امام حسینؑ مشاہدہ کیئے۔ میں نے دیکھا کہ امام حسینؑ منزل قطقطانیہ میں پہنچے تو اس اثنا میں ایک شیر درندہ امام عالی مقام کے سامنے آیا۔ اس کے ساتھ سات اور دوسرے درندے بھی تھے اور اس نے حضرت امام حسینؑ سے کلام کیا اور آپ نے اس سے کلام کیا۔ (اے دوستو امام وہ ہوتا ہے کہ جو تمام زبانوں کا جاننے والا ہو حتی کہ حیوانات مطلق کی زبانیں بھی جانتا ہو) اس وقت امام علیہ السلام نے اس سے سوال کیا کہ ما حال الناس بالکوفۃ یعنی مردم کوفہ کا کیا حال ہے۔ اس نے عرض کیا قلوبھم معک وسیوفھم علیک کہ ان کے دل تو آپ کے ساتھ ہیں مگر ان کی تلواریں آپ کے قتل کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اور اے مولا ان لوگوں نے آپ کے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو قتل کر ڈالا۔

صاحب تبر مذاب نے بھی اسی کی مثل ایک خبر نقل کی ہے کہ جب موکب حسینی (ہر اول دستہ لشکر) منزل قادسیہ سے تین میل دور تھا کہ تلقاہ النمر یعنی ایک چیتا سامنے آیا اور وہ بہت زور کے ساتھ بلند آواز ہیں دھارا۔ اور ایسی آواز کے ساتھ بولا جیسے کہ بجلی کی کڑک ہو۔ امام علیہ السلام کو سلام عرض کیا اور کہا اے فرزند رسول خدا آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرمایا ارید ھذا المصر یعنی اس شہر کا ارادہ رکھتا ہوں یعنی کہ کوفہ جانے کا ارادہ ہے اس چیتے نے امام علیہ السلام سے عرض کیا ارجع فو اللہ ما ترکت لک خلقی خیرا نرجوہ۔

یعنی اے امامؑ آپ اسی جگہ سے واپس چلے جائیں۔ اسی جگہ سے آگے جانے میں آپ کے لیے بہتری نہیں ہے کوفہ کے لوگ آپ کے دشمن جان ہیں اور آپ کے بھائی مسلمؑ کو ان لوگوں نے قتل کر ڈالا ہے ان حالات میں کوفہ والوں سے خیر کی کیا امید ہو سکتی ہے!

حضرت امام حسینؑ نے ارشاد فرمایا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہماری بازگشت اللہ کی طرف ہے ہمارے یار و انصار کچھ تو چلے گئے ہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم و قضا و قدر میں تبدیلی نہیں ہے

یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شیر جو امام حسینؑ کی خدمت میں بیان حاضر ہوا ہے دوبارہ محرم کی گیارہویں شب کو اس نے لاش ہائے شہداء کی پاسبانی کی ہے۔ نگرانی کی ہے چنانچہ زارع نہر علقمی کہتا ہے۔ کہ بعد شہادت امام حسینؑ تمام فوج اشقیاء کوفہ روانہ ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شیر قبلہ کی سمت سے مقتل میں رہا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ شیر کھانے کی طمع میں آیا ہے۔ میں نے چھپ کر رات گزاری کہ دیکھوں یہ شیر کیا کرتا ہے۔ مولف فرماتے ہیں کہ تتمہ واقعہ بعد از ذکر شہادت ذکر کیا جائے گا لیکن اس قدر تحریر کرنا ضروری ہے کہ حضرت زینبؑ خاتون نے اس شیر کو دیکھا کہ وہ لاش امام حسینؑ کے نزدیک کھڑا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی غم کی حالت اس پر طاری ہے۔ یہ واقعہ روز عاشورا بوقت ہنگام عصر کے وقت بھی رونما ہوا ہے کہ جب لشکر اعداء نے یہ چاہا کہ لاش امام حسینؑ پر گھوڑے دوڑا دیئے جائیں اس وقت فضہ کنیز حضرت سیدہؑ سے زینب خاتون نے فرمایا کہ دشت نینوا میں ایک شیر رہتا ہے اس وقت فضہ گئیں اور شیر کو آواز دی کہ اور اس نے آ کر لاش امام حسین

کی یا تمالی سے حفاظت کی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

امیر المومنین کا عمر بن سعد کو قاتل امام حسین ہونے کی خبر دینا

ارباب تاریخ و سیَر لکھتے ہیں کہ جب عمر بن سعد نے ابن زیاد ملعون کے دربار میں حضرت مسلمؑ نے جو اس کو وصیتیں کی تھیں سب پر ظاہر کر دیں اس پر ابن زیاد نے کہا کہ اے عمر بن سعد تو نے مسلمؑ کی وصیتوں کو ظاہر کر کے اس امر کا ثبوت دیے دیا کہ تو واقعی دشمن آل رسولؐ ہے۔ میں نے سنا ہے کہ حسین ابن علیؑ کوفہ آرہے ہیں میں تجھے امام حسینؑ سے جنگ کرنے کے لیے مقرر کرتا ہوں اس کام تو انجام دے گا اس بد بخت نے اس وقت انکار کیا اور کہا اے امیر الرجا ان یعافینی الامیر۔ یعنی اے امیر مجھے اس سے معاف رکھ اور کسی دوسرے شخص کو اس کام پر مامور کر اس ابن زیاد نے کہا بہت خوب لیکن حکومت رے اور جرجان سے دستبردار ہونا پڑے گا حکومت رے اور جرجان کا علاقہ اس لیے تھے کہ تو حسین ابن علیؑ کو قتل کرے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات اختیار کر یا حسینؑ کو قتل کر یا حکومت رے سے دستبردار ہو جا۔ اس نے کہا کہ اچھا مجھے غور کرنے کا موقعہ دے۔ مہلت طلبی کی میعاد پر گفتگو ہوئی اور بالآخر ایک شب کی مہلت ملی اور عمر ابن سعد اپنے گھر چلا گیا۔ سوچتا رہا آخر کار طمع حکومت غالب رہی اور وہ قتل امام حسینؑ پر آمادہ ہو گیا۔

کتاب منتخب اور تبر مذاب میں ہے کہ یہ بھی روایات میں وارد ہوا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک روز عمر بن سعد کو اس کی

اوائل عمر میں یہ خبر دی تھی کہ تو میرے فرزند حسینؑ کو قتل کرے گا۔ فرمایا اے عمر بن سعد یا ابن سعد کیف تکون اذا قمت مقاما یخیر فیہ من الجنۃ و النار فتختار لنفسک النار۔ یعنی اے ابن سعد تو دوزخ و بہشت میں سے کون سا مقام اختیار کرے گا۔ اس روز کہ جب ابن زیاد ملعون نے اسے سردار لشکر مقرر کیا اور حکومت رے کا لالچ دیا تو عمر بن سعد نے جنت کی بجائے دوزخ میں اپنے لیے مقام پسند کیا اور حضرت سبط رسول خدا حسین بن فاطمہؑ کے قتل پر آمادہ ہو گیا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا خبر دینا سچ نکلا۔ اور اس ناپاک نے غور و فکر کرنے کے لیے جو ایک شب کی مہلت مانگی تھی اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ عمر بن سعد قتل امام حسینؑ پر کمربستہ ہو گیا۔

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں لکھا ہے کہ ایک سالم نامی شخص روایت کرتا ہے کہ ایک روز اپنی اوائل عمر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا اے فرزند رسول خدا لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ میں تمہیں قتل کروں گا۔ لوگوں کا یہ کہنا کس قدر کم عقلی کی دلیل ہے کہ میں اور فرزند رسولؐ خدا کو قتل کروں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے اس پر حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ یہ قول ان لوگوں کا ہے جو صاحبان عقل و حکمت ہیں ہاں تو ایسا ہی کرے گا یہ بے عقل لوگوں کا کہنا نہیں ہے۔ تو ضرور ایسا ہی کرے گا۔ لیکن اتنا اور یاد رکھ کہ تجھے عراق کے گندم کھانا نصیب نہ ہو سکے اور امارت رے نصیب نہ ہو گی۔

یہ تمام چیزیں اس نحس و نجس کو یاد تھیں مگر پھر بھی امام حسینؑ علیہ السلام نے اس کو یاد دہانی کرائی اس وقت کہ جب وہ لشکر لے کر آپ کے محاصرہ کے لیے آیا ہے مگر اس ملعون پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے حکومت رے